اور امرار کی اصلاح کے لیے اللہ نے مقرر فرمایا تھا۔ ان کی ہی اتباع و پیروی حضرت مجدد الف ثانیؒ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے کی۔ انشاء اللہ ان ضخیم ملفوظات کو ایڈٹ کرکے آئندہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جائے گی۔ حضرت کے مفصل حالات، واقعات اور تعلیمات کی مکمل سوانح حیات کی گنجائش اس مضمون میں نہ ہوسکی ہم صرف آپ کی چند ملکی خدمات اور سیاسی اثرات پر یہاں روشنی ڈالنا چاہتے ہیں مگر بہتر ہوگا کہ پہلے ان کی تاریخی حیثیت ناظرین کے سامنے پیش کردیں تاکہ واقعات کی صحت میں کسی شک کی گنجائش ہی باقی نہ رہے۔ اس موقعہ پر بھی بغرض تعارف یہ یاد دلانا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ حضرت خواجہ عبید اللہ احرارؒ وہی امیر الامراء بزرگ ہیں جن کے نام سے حضرت مولانا جامیؔ نے اپنی بیشتر تصانیف میں حمد و نعت کے بعد ہی ایک عنوان آپ کی منقبت میں قائم کیا ہے اور ۳۵ اشعار صرف "یوسف وزلیخا" میں نظم کیے ہیں جن میں سے ؎

چو فقر اندر قبائے شاہی آمد
بہ تدبیرِ عبید اللّٰہی آمد

بہت زبان زد ہوا ہے۔ آپ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے طریقتاً جد ہیں۔ تاریخ کی بہت سی کتابوں میں آپ کا تذکرہ ہے۔ بابر نے اپنے چچا سلطان احمد مرزا بادشاہ سمرقند کے حالات میں لکھا ہے کہ "وہ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار کے مرید تھے بادشاہِ مذکور کو اتنی بڑی سلطنت آپ نے ہی اپنے تصرف و قوتِ باطنی سے عطا فرمائی جس کا دلچسپ و مفصل واقعہ "سلسلۃ العارفین" میں مذکور ہے) اور حضرت کے سامنے نہایت درجہ ادب و احترام

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) نیچے کی مہر مٹی ہوئی ہے۔ دوسری جگہ لکھا ہے در تاریخ... ۱۰۲۹ھ در دارالملک کابل بقیمت شش روپیہ خرید شد۔